سیدہ حلیمہ سعدیہ

تصنیف لطیف

مفسر اعظم پاکستان شیخ القرآن والحدیث
حضرت علامہ
مولانا محمد فیض احمد اویسی رضوی
دامت برکاتہم العالیہ

شعبہ نشرواشاعت
ناشر آستانہ عالیہ محمدیہ غوثیہ
محلہ میانہ میانوالی شہر موبائل: 0333-6838808

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدہ حلیمہ سعدیہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

تصنیف لطیف

مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث والقرآن

حضرت علامہ محمد فیض احمد اُویسی رضوی

دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

سیرانی کتب خانہ، محکم الدین سیرانی روڈ بہاولپور

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

نام کتاب: ...... سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا
مصنف: ...... علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی قادری رضوی
سن اشاعت: ...... ۱۴۳۱ھ بمطابق 2010ء
ضخامت: 48
ہدیہ: 32
کمپوزنگ: ...... ڈاکٹر محمد اظہر عامر اُویسی
سعادت ترتیب: ...... فقیر محمد امین فضلوی چشتی
ناشر: ...... سیرانی کتب خانہ محکم الدین روڈ بہاولپور
0300-6830592

سعادت اہتمام

الرضا لائبریری۔ مدرسہ غوثیہ واحدیہ

محلہ میانہ میانوالی شہر

0333-9837511

منقبت سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حلیمہ میں تیڈے مقدر توں صدقے

توں مدنی دا جھولا جھولیندی وی ہوسیں

(یعنی) حلیمہ میں آپ کے مقدر پہ قربان آپ (آقا) مدنی کا جھولا جھولاتی بھی ہوں گی

نوا کے سجا کے تے سرمہ پوا کے

تے ٹھوڑی ہلا کے ہنسیندی وی ہوسیں

(یعنی) نہلا کے اور سجا کے اور سرمہ لگا کے پھر ٹھوڑی ہلا کے ہنسواتی بھی ہوں گی۔

انگلی نوں پا کہ تو ویڑھے دے اندر

خدا دے سجن کوں ٹُریندی وی ہوسیں

(یعنی) انگلی سے پکڑ کے اپنے صحن میں خدا کے محبوب کو چلاتی بھی ہوں گی۔

ظلم دیا تتیاں ہواواں دے کولوں

نبوت دے پھل نوں لوکیندی وی ہوسیں

(یعنی) ظلم کی گرم ہواؤں سے آپ نبوت کے پھول کو بچاتی یا چھپاتی بھی ہوں گی۔

عشق وچ آ کے توں چمن دی خاطر

لباں نبوں لباں وچ ملیندی وی ہوسیں

(یعنی) عشق میں آ کے چومنے کی خاطر اپنے ہونٹوں کو ہونٹوں سے ملاتی بھی ہوں گی۔

بکریاں چرا کے سوہنڑاں آندا جو ہوسی

ادب نال مٹھیاں بھریندی وی ہوسیں

(یعنی) بکریاں چرا کے جب محبوب آتے ہوں گے تو ادب سے مٹھیاں بھی بھرتی ہوں

گی یعنی تھکاوٹ دور کرنے کے لئے ان کو دباتی بھی ہوں گی

اے سوہنڑے دا چہرہ نورانی نورانی

تکیندی تا رہی ایں چمیندی وی ہوسیں

(یعنی) آقا کا چہرہ نورانی نورانی دیکھتی تو رہی ہیں چومتی بھی ہوں گی۔

......کیوں نہ ناز کراں......

میں ہاں پاک نبی دی دائی ۔۔۔ تے کیوں نہ ناز کراں
میڈی مولا آس پجائی ۔۔۔ تے کیوں نہ ناز کراں

میں طائف تو ٹر کے آئی ہاں ۔۔۔ میں دائی حلیمہ مائی ہاں
میڈی بن پائی شان سوائی ۔۔۔ تے کیوں نہ ناز کراں

میڈی ڈاچی ہائی کمزورڑی ۔۔۔ اج بن پئی شہ زورڑی
ویندی پاک رسول کوں چائی ۔۔۔ تے کیوں نہ ناز کراں

آ ڈیکھو شکل نورانی ہے ۔۔۔ والطور مثل پیشانی ہے
اَیجھی نعمت رب ڈیوائی ۔۔۔ تے کیوں نہ ناز کراں

کڈیں پینگھیں پا جھٹیندی ہاں ۔۔۔ بہہ پکھے آپ جھلیندی ہاں
میڈی دلبر عید کرائی ۔۔۔ تے کیوں نہ ناز کراں

ہم اجڑی تھئی آباد ہاں ۔۔۔ مونجھی تھئی دلشاد ہاں
میڈی مدنی مونجھ ونجائی ۔۔۔ تے کیوں نہ ناز کراں

میں حافظ سیتاں والی ہاں ۔۔۔ گھدی ڈو جگ دا میں والی ہاں
بیٹھی جھولی ہاں نور کوں پائی ۔۔۔ تے کیوں نہ ناز کراں

......سئیں دا میلاد......

خوش تھی پاک حلیمہ آکھیا پاک محمد آیا ہے

تہوں لجپال محمد دا میں ایہ میلاد منایا ہے

رب سئیں میڈی آس پجائی عزت میلاد منیساں میں

چُم چُم صدقے گھولے تھیساں دلڑی روز ٹھریساں میں

میں اجڑی دا بھاگ اَج جاگئے مولا میم ملایا ھے

رُخ مہتاب منور ایں ہے نوؑ علیٰ نور ھے سئیں

ڈیکھ تجلی نوری سوہنڑاں دل تھیندی مسرور ھے سئیں

روح اہدے بس ڈیکھاں بیٹھی ایں رب لعل ڈیوایا ھے

زلف سیاہ لب لال گلابن گل یٰسین دا سہرا ھے

اکھ مستانی پاک پشانی نور حضور دا چہرہ ھے

بنی الف کشیدہ اُتے نیناں پہرہ لایا ھے

سینے پاک پسینے وچوں او خشبوئی آندی ھے

مشک عنبر کستوری دی اِئی سب خشبوئی شرماندی ھے

گل کائنات دے عطراں وچوں ایندا شان ودھایا ھے

ڈند مبارک ایں، ہن سوہنڑیں خاص نورانی دانڑیں ہن

ہر ہک سنگھار توں ودھ تے میڈے دل کوں بھانڑیں ہن

سمجھ نیں آندی الف نے کیجھا میم کوں تاج پوایا ھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ.

اما بعد!...... حضرت علامہ محمد منصور شاہ صاحب میانوالی اس سے قبل کئی اہم رسائل و کتب شائع کرا چکے ہیں اس دفعہ فقیر کو سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے مختصر حالات پر مبنی رسالہ تحریر کرنے کا حکم فرمایا۔ اگرچہ فقیر اِن دنوں سخت علیل ہے لیکن اِن کے ارشاد کے بعد حکم عدولی کو بے ادبی سمجھ کر یہ چند سطور لکھے ہیں۔

گر قبول افتند زہے عز و شرف

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے ابتدائی مفصل حالات نہ مل سکے ان کے وہ حالات جو اکثر کتب سیر میں مستند روایات سے ثابت ہیں وہ عرض کرتا ہوں۔

حضرت الشیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے سات دن سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا دودھ نوش فرمایا اور چند دن ثویبہ کا دودھ پیا اس کے بعد سیدہ حلیمہ سعدیہ کو یہ سعادت نصیب ہوئی۔ چونکہ ان کا نام اور نسبت حلم و عزت اور سعادت کے ساتھ متصف تھا وہ اس قبیلہ بنی سعد بن بکر سے ہیں جو اپنی شیریں زبان، اعتدال آب و ہوا اور فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے مشہور و معروف ہے اس لئے سعدیہ کہلاتی ہیں۔ مروی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا میں عربوں میں سب سے زیادہ فصیح ہوں اس لئے کہ میں قریشی ہوں اور میں نے قبیلہ بنو سعد بن بکر کا دودھ پیا ہے۔ اسی لئے حضور نبی پاک ﷺ نے حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے دودھ پلانے کے بارے جو فضائل بیان فرمائے ہیں وہ احاطہ بیان اور گنتی

وشمار کی حد سے باہر ہیں ان میں مختصراً تحریر میں لاتا ہوں۔

مواہب لدنیہ میں ہے کہ الحق بن راہویہ، ابو یعلی، طبرانی، بیہقی اور ابو نعیم سعدیہ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں قبیلہ بنی سعد بن بکر کے ساتھ دودھ پلانے کے لئے کسی بچے کو لینے مکہ مکرمہ آئی یہ زمانہ شدید قحط سالی کا تھا آسمان سے زمین پر پانی کا ایک قطرہ نہ برساتھا ہماری ایک مادہ گدھی تھی جو لاغری اور کمزوری کی وجہ سے چل نہیں سکتی تھی۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کی ایک اونٹنی تھی جو دودھ کی ایک بوند نہ دیتی تھی میرے ساتھ ایک بچہ اور میرا شوہر تھا ہماری تنگی کا یہ عالم تھا کہ رات چین سے گزرتی نہ دن آرام سے جب ہمارے قبیلہ کی عورتیں مکہ پہنچیں تو انہوں نے دودھ پلانے کے لئے تمام بچوں کو لے لیا بجز حضور پاک ﷺ کے کیونکہ جب وہ یہ سنتی تھیں کہ وہ یتیم ہیں تو ان کے یہاں جاتی ہی نہ تھیں کوئی عورت ایسی ہی نہ رہی جس نے کوئی بچہ نہ لیا ہو صرف میں ہی باقی تھی اور حضور نبی پاک ﷺ کے سواء کسی کو نہ پاتی تھی میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ خدا کی قسم بغیر بچہ لئے مکہ مکرمہ سے لوٹنا مجھے اچھا معلوم نہیں ہوتا میں جاتی ہوں اسی دُرِّ یتیم کو لے آتی ہوں میں اسی کو دودھ پلاؤں گی اس کے بعد میں گئی میں نے دیکھا حضور دودھ سے زیادہ سفید اونی کپڑے میں لپٹے ہوئے ہیں اور آپ سے مشک وعنبر کی خوشبوئیں لپیٹیں مار رہی ہیں آپ کے نیچے سبز حریر بچھا ہوا ہے اور آپ خراٹے لیتے ہوئے اپنی قُفا (گدی) پر محوِ خواب ہیں چونکہ حضور نبی پاک ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ ﷺ نیند میں خراٹے لیتے تھے اسی لیے کبرسنی میں خراٹوں کی آواز سنائی دیتی تھی۔ حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں میں نے چاہا کہ آپ ﷺ کو نیند سے

بیدار کردوں مگر میں آپ کے حسن و جمال پر فریفتہ ہوگئی پھر میں آہستہ سے قریب ہو کر اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے سینہ مبارک پر رکھا تو آپ ﷺ نے تبسم فرما کر اپنی چشم مبارک کھول دی اور میری طرف نظر کرم اٹھائی تو آپ کے چشمان مبارک سے ایک نور نکلا جو آسمان تک پرواز کر گیا میں نے آپ کے دونوں چشمان مبارک کے درمیان بوسہ دیا اور اپنی گود میں بٹھا لیا تا کہ دودھ پلاؤں میں نے داہنا پستان آپ کے دہن مبارک میں دیا۔ آپ نے دودھ نوش فرمایا میں نے چاہا کہ اپنا بایاں پستان آپ کے دہن مبارک میں دوں تو آپ نے نہ لیا اور نہ پیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ ﷺ کے ابتدائی حالات میں ہی عدالت و انصاف ملحوظ رکھنے کا الہام اللہ نے فرما دیا تھا اور آپ ﷺ جانتے تھے کہ ایک ہی پستان کا دودھ آپ کا ہے کیونکہ حلیمہ سعدیہ کا اپنا ایک لڑکا بھی ہے حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد حضور پاک ﷺ کا یہ حال رہا کہ ایک پستان کو اپنے رضاعی بھائی کے لئے چھوڑ دیا کرتے تھے۔ پھر میں آپ کو لے کر اپنی جگہ آئی اور اپنے شوہر کو دکھایا وہ بھی آپ کے حسن و جمال پر فدا ہو گئے اور سجدہ شکر ادا کیا وہ اپنی اونٹنی کے پاس گئے دیکھا تو اس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے باوجودیکہ اس سے پہلے اس کے تھنوں میں دودھ کا ایک قطرہ نہ تھا۔ انہوں نے اسے دوہا جسے انہوں نے پیا اور میں نے بھی پیا اور ہم خوب سیر ہو گئے اور خیر و برکت کے ساتھ اس رات چین کی نیند سوئے چونکہ اس سے پہلے بھوک و پریشانی میں نیند نہیں آئی تھی۔ میرے شوہر نے کہا اے حلیمہ بشارت و خوشی ہو کہ تم نے اس ذات مبارک کو لے لیا تم نہیں دیکھتیں کہ ہمیں کتنی خیر و برکت حاصل ہوئی ہے یہ سب اس ذات مبارک کے طفیل ہے اور

میں امید رکھتا ہوں کہ ہمیشہ اور زیادہ خیر و برکت رہے گی۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ہم چند راتیں مکہ مکرمہ میں ٹھہرے رہے ایک رات میں نے دیکھا کہ ایک نور آپ ﷺ کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہے اور ایک شخص سبز کپڑے پہنے ہوئے آپ کے سرہانے کھڑا ہے پھر میں نے اپنے شوہر کو جگا کر کہا اٹھیئے اور دیکھیئے شوہر نے کہا اے حلیمہ خاموش رہو اور اپنی اس حالت کو چھپا کے رکھو کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے جس دن سے یہ فرزند پیدا ہوا ہے یہود کے علماء و احبار نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے انہیں چین و قرار نہیں ہے۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس کے بعد لوگوں نے ایک دوسرے کو رخصت کیا اور مجھے بھی سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رخصت کیا اور میں بھی اپنے دراز گوش (یعنی مادہ گدھی) پر حضور پاک ﷺ کو اپنی گود میں لے کر سوار ہوئی۔ میرا دراز گوش خوب چست و چالاک ہو گیا اور اپنی گردن اوپر تان کر چلنے لگا جب ہم کعبہ کے سامنے پہنچے تو تین سجدے کیئے اور اپنے سر کو آسمان کی جانب اٹھایا اور چلایا پھر قبیلہ کے جانوروں کے آگے آگے دوڑنے لگا لوگ اس کی تیز رفتاری پر تعجب کرنے لگے اور مجھ سے کہا اے بنت زویب کیا یہ وہی جانور ہے جس پر سوار ہو کر ہمارے ساتھ آئی تھی جو تمہارے بوجھ کو اٹھا نہیں سکتا تھا اور سیدھا ہل تک نہ سکتا تھا؟ میں نے جواب دیا خدا کی قسم یہ وہی جانور ہے یہ وہی دراز گوش ہے لیکن حق تعالیٰ نے اس فرزند کی برکت سے اسے قوی و طاقتور کر دیا ہے اس پر انہوں نے کہا خدا کی قسم اس کی بڑی شان ہے۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اپنے دراز گوش کو جواب دیتے سنا کہ "ہاں خدا کی قسم میری بڑی شان ہے میں مردہ تھا مجھے زندگی عطاء

فرمائی میں لاغر و کمزور تھا مجھے قوت و توانائی بخشی اے بنی سعد کی عورتو تم پر تعجب ہے تم غفلت میں ہو تم نہیں جانتیں میری پشت پر کون سوار ہے؟ میری پشت پر سید المرسلین خیر الاولین والاخرین اور حبیب رب العلمین سوار ہیں۔"

حضرت حلیمہ (رضی اللہ عنہا) کی قسمت جاگ اٹھی:......

معارج النبوت، دلائل النبوت، ابو نعیم میں ہے حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ جس سال آپ ﷺ پیدا ہوئے بڑی قحط سالی اور خشکی تھی ہمارا گزر اس طرح تھا کہ صبح کو جنگل نکل جاتے اور گھاس پھونس کی جڑیں کھود کر کھاتے کبھی تین دن کا کبھی زیادہ فاقہ ہوتا اسی بھوک کی تکلیف میں دردزہ فوراً لاحق ہوا مگر مجھے بھوک کی ایسی تکلیف تھی کہ اس کے سامنے بچہ ہونے کے دردوں کی کچھ تکلیف معلوم نہ ہوئی تکلیف کے سبب کبھی بے ہوش ہوتی کبھی ہوشیار ہو جاتی فاقوں سے اس قدر کمزوری ہوئی کہ آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر نہ دیکھ سکتی تھی اسی حالت میں سو رہی تھی۔ یک بیک ایک شخص نہایت بزرگ صورت میرے پاس آئے اور مجھے اٹھا کر ایک نہر پر لے گئے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں تھا۔ فرمایا کہ اے حلیمہ تم اس پانی کو پیو اور مکہ معظمہ جاؤ وہاں رب العزت نے تمہارے لئے بڑی دولت رکھ چھوڑی ہے۔ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ اس پانی کے پینے سے میری ساری بھوک و پیاس اور خشکی جاتی رہی ۔دوبارہ زندگی کی امید قائم ہوئی۔ صبح کو چہرہ پر آثار خوشی کے نظر آتے تھے۔ اہل محلہ نے کہا کہ حلیمہ آج تجھے یہ خوشی کس بات کی ہے؟ حضرت حلیمہ کو خواب میں اس بزرگ نے بات چھپانے کی تاکید فرمادی تھی اس لئے حضرت حلیمہ نے کچھ بیان نہیں کیا۔

نکتہ:.......

یہ نہر جو حضرت حلیمہ نے خواب میں دیکھی پھر اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں پی کر دوبارہ زندہ ہوئی یہ نہر جنت کی نہر الحیاۃ ہے جس کی ادنیٰ صفت مردوں کو جلانا ہے یہی وہ نہر ہے کہ جب شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین اپنی امت کے گنہگاروں کو جہنم سے نکالیں گے اور جنت میں لے جائیں گے تو دوزخی لوگ دوزخ سے سیاہ کوئلہ کی صورت جلے بھنے نکلیں گے آپ کی شفاعت سے خداوند کریم نہر الحیاۃ کو حکم دے گا۔ نہر الحیاۃ فوراً جنت سے دوزخ کی طرف آئے گی۔ سارے دوزخی لوگوں کو اس میں ڈالا جائے گا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں وہ کالے سوختے (جلے ہوئے) چودھویں رات کے چاند کی صورت روشن ہو کر نہر سے برآمد ہو کر حضور پاک ﷺ کے ساتھ ساتھ جنت میں جائیں گے۔

نکتہ:.......

حضرت حلیمہ کو نہر الحیاۃ سے پانی کیوں پلایا گیا؟ اس میں یہ حکمت تھی کہ اب عنقریب حلیمہ کا دودھ حضور اکرم ﷺ نوش فرمائیں گے اور اسی دودھ سے جناب کا جسم اطہر نشو ونما پائے گا۔ اس لئے آپ کے دودھ پلانے والی کو نہر الحیاۃ کا پانی پلایا گیا تاکہ آنحضرت ﷺ میں مردوں کو زندہ کرنے کا پورا اثر پیدا ہو جائے چنانچہ اسی پانی کی وجہ سے کئی مردے زندہ کئے۔

طائف تا طائف:.......

کتب سیر میں ہے کہ بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا بنو ہوازن کی مستورات کے

ہمراہ شیر خوار بچوں کی تلاش میں مکہ معظمہ آئیں تو نہایت عسرت کے عالم میں تھیں۔ سواری کا جانور نہایت ضعیف و کمزور تھا۔ مگر جب حضور رحمتہ اللعالمین ﷺ کی رضاعی ماں بن کر حضور نبی پاک ﷺ کو آغوش محبت میں لے کر مکہ سے واپس ہوئی ہیں تو آپ ﷺ کی سواری سب سے زیادہ توانا اور سب سے آگے چل رہی تھی۔ گھر پہنچیں تو حضور نبی پاک ﷺ کے معجزات کا پے در پے ظہور ہوا کھیتی میں پیداوار پہلے سے کئی حصہ زیادہ ہوئی۔ بکریوں کے گلے میں بلا کی آفرینش ہوئی۔ دودھ سے سارا خاندان پلنے لگا۔ خیر و برکت کے ظہور نے مادر محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان کو جنت کدہ بنا دیا۔

دلائل النبوت وابو نعیم میں ہے کہ دوسرے دن حلیمہ بنی سعد کے قافلہ کے ساتھ مکہ معظمہ کی طرف اس حال میں روانہ ہوئیں کہ سواری کا گدھا نہایت لاغر و دبلا سوکھا بوجہ ضعف کے راستہ بھی نہیں چل سکتا تھا دودھ کی اونٹنی نہایت دبلی جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا تھا اس کا بچہ بھوک کے مارے مر گیا تھا مارے بھوک کے حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بچہ روتا تھا رات بھر نہ خود سوتا نہ ماں کو سونے دیتا جب سارے قافلے بنی سعد کے دودھ پلانے والیوں کے چلے تو حضرت حلیمہ بھی ان کے ساتھ چلیں۔ مگر حضرت حلیمہ کی سواری ان کی سواریوں کے ساتھ نہ چل سکی آخر تھک کر رہ گئی۔ اس عرصہ میں بنی سعد کی ساری عورتیں مکہ پہنچ گئیں اور مالدار لوگوں کے بچے لئے۔ حضرت عبدالمطلب نے ہر ایک دائی کو لا کر آپ کی زیارت کرائی مگر کسی محروم القسمت نے بوجہ ان کے یتیم ہونے کے منظور نہیں کیا۔ یہ یتیم نہیں در یتیم ہیں۔ جن کا جواب عرش سے فرش تک، زمین سے تحت الثریٰ تک نہیں ہے۔

مبارک باد دنیا میں وہ شاہِ مرسلین آیا
کہ جس سے بڑھ کر پیمبر نہیں آیا نہیں آیا
خدا کے بعد اس کی شان عالیٰ سب سے بہتر
شہنشاہ زمن آیا شہنشاہ زمیں آیا

معارج النبوۃ للہروی میں ہے کہ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ جب میری سواری رستہ میں گری تو میں نے ایک آواز سنی مرحبا آئے حلیمہ اچھے نصیب تیرے آے حلیمہ تیرا سینہ اچھے مبارک فرزند کو دودھ پلائے گا۔ پھر ایک شخص دراز قد ہاتھ میں برچھا لئے میری سواری کے پاس آیا اور سواری کو اٹھا کر ہانکا سواری خود بخود چلنے لگی اور پھر یہ کہا کہ خدا نے مجھے تیرے پاس شیطان کے دفع کرانے کے لئے اور تجھے بشارت سنانے کے لئے بھیجا ہے انہیں انوار و برکات کے ساتھ حضرت حلیمہ مکہ معظمہ کے قریب پہنچیں رات کو مکہ معظمہ کے باہر قیام کیا۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کا خواب:......

اسی شب کو حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خواب میں دیکھا کہ ان کے سرہانے ایک عظیم الشان درخت کھجور کا ہے بڑی کثرت سے اس درخت میں نہایت رنگین پھل لگے ہوئے ہیں اور ساری عورتیں بنی سعد کی میرے پاس کھڑی ہیں۔ یک بیک ایک کھجور میرے سینے پر گری۔ حضرت حلیمہ نے اٹھا کر اسے کھالیا اس کا ذائقہ اور شیرینی برسوں تک حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے منہ سے زائل نہ ہوئی۔

نکتہ:......

خداوند کریم کو آنحضرت ﷺ کی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ کو آپ کے طفیل مریم صفت بنانا منظور تھا۔ بی بی مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے وقت تازہ کھجوریں، سوکھے درخت میں پیدا کر کے کھلائی تھیں۔

وھذی الیک بجذع النخلۃ تساقط علیک رطبا جنیا

ترجمہ:......اے مریم اس سوکھے ٹھنڈ کھجور کو ہلاؤ۔ یہ تازہ کھجوریں تمہیں دے گا۔ اسی طرح بی بی حلیمہ کے لئے عالم روحانی میں کھجور کا درخت پیدا کیا اور کھجوریں کھلائیں۔

اشارہ:......

حضور اکرم ﷺ کو کھجور کی غذا بہت مرغوب تھی۔ خدا نے اپنے حبیب کی طبیعت کو مرغوب پھل آپ کے دودھ پلانے والی کے ذریعہ سے آپ کو نوش کرایا۔ کیونکہ کہ جو شے شیر خوار بچہ کو کھلانی منظور ہو وہ دودھ پلانے والی کو کھلاؤ۔ فوراً اس کا اثر بچہ میں ہوگا۔ دوسرے دن حضرت حلیمہ مکہ معظمہ میں داخل ہوئیں جگہ جگہ پھریں مگر کوئی بچہ کسی امیر کا ہاتھ نہ آیا۔ سب کو پہلے سے پہنچنے والی دائیوں نے لے لیا۔ صرف محمد رسول اللہ ﷺ باقی رہے تھے جو حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حصہ میں آئے۔

عرب کا دستور:......

شرفائے مکہ کا دستور تھا کہ شہری لوگ شیر خوار بچوں کو دیہات میں دودھ پلانے کے لئے بھیجتے تھے اس سے اس کا مقصد بچوں کی بہبود و فلاح مدنظر ہوتی اور بچوں کی تعلیم و تربیت عرب کے شرفاء کی نگاہ میں نہایت ضروری تھی۔ غلط محبت اور اندھی ماما اولاد کے مستقبل میں حائل نہ ہوتی تھی۔ ماں باپ بچوں کی زندگی برباد کر کے اپنا گزارہ نہ کرتے تھے بلکہ یقین کامل تھا کہ گاؤں کی صاف اور تازہ ہوا خراب ہوا سے بہتر اور بچوں کی نشو و نما کھلے ہوئے علاقوں میں گلی کوچوں، سے اچھی ہوتی ہے اسی واسطے یہ دستور عام ہو گیا تھا کہ قریش اپنے لڑکے آس پاس کے گاؤں میں بھیج دیا کرتے تھے دودھ پلانے والی انائیں ہر چھٹے مہینے اسی مقصد سے مکہ آتی تھیں اور ماں باپ سے گفتگو اور معاملہ طے کر کے بچہ اپنی ذمہ داری پر ہمراہ لے جاتی تھیں۔ اور ان کی طلبی پر زیادہ دن ہو جاتے تو خود ملانے لاتیں اور لے جاتیں اور یہ سلسلہ کم از کم بچے

کے دودھ پینے تک جاری رہتا اور خاص خاص حالات میں اس کے بعد بھی۔

پانچ چھ ماہ کی عمر تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ماں کا دودھ پی رہے تھے انائیں بچے لینے آئیں قدرت کے ڈالے ہوئے خاموش پردے (جنہوں نے مستقبل کو نگاہ انسانی سے پوشیدہ رکھا تھا) اناؤں کے چہرے پر پڑے ہوئے تھے یہ لالچ کی پجارنیں اصلی گوہر کی آب و تاب نہ پہچان سکیں اور غریب اور یتیم سمجھ کر وارث والوں اور دولت مندوں پر گریں۔ حضرت عبدالمطلب اور آمنہ دونوں انتظار کرتے رہے مگر کسی نے ادھر کا رخ نہ کیا۔

بی بی حلیمہ سعدیہ (جن کو اس دولت سے مالا مال ہونا تھا اور جس کی خدمت نے تاریخ اسلام میں ہمیشہ تک چلنا تھا) محبت کے قدموں سے آگے بڑھیں خلوص کی پیشانی حضرت عبداللہ کی چوکھٹ پر جھکا دی اور حضرت عبدالمطلب سے کہا، مطلب بھائی! اپنے کلیجے کا ٹکڑا اور اس کو دودھ پلانے کی خدمت میرے سپرد کر دیں میں تمہارے لعل کو سر آنکھوں پر رکھوں گی۔ حضرت عبدالمطلب حلیمہ کو لے کر بہو کے پاس آئے اور دنیا کی بہترین ہستی اور کائنات کا کامل انسان اس کے حوالہ کیا۔ حضرت حلیمہ کا جذبہ محبت در یتیم کے سامنے سجدہ میں گرا اور گرانقدر خدمات کی خواہش معصومیت کے اس ڈھیر پر قربان ہوئی اور اب شجر اسلام کا بے مثل باغیچہ عرب کا بے نظیر پھول سعدیہ کی آغوش میں تھا۔ خوش نصیب، قربان تیری تقدیر کے نثار تیری خدمات اور ان جذبات کے جو تیرے دل میں اور اس دل کے جو ترے پہلو میں اور اس شے کے جو تیری آغوش میں اور اس لال کے جو تیری گود میں مسکرا رہا ہے۔ تیری آنکھیں بینا تھیں کہ حقیقت کی کسوٹی پر بن باپ کے بچہ کو پرکھا اور یہ پتہ لگا لیا کہ آسمان

ایمان کے اس چاند کی روشنی ایک عالم کو چمکا دے گی۔ انصاف کے چشمے ان کے قدموں سے پھوٹیں گے۔ عرب اس پر فخر اور قریش اس پر ناز کریں گے کیسا نازک اور کتنا دردانگیز وقت ہے کہ آمنہ بی بی اپنے بچہ کو مضطرب دل اور روتی ہوئی آنکھوں سے وداع کررہی ہیں۔ حضرت مطلب کی پرنم آنکھیں اور خاموش نگاہیں در یتیم کو رخصت کرنے آگے بڑھیں۔ بی بی آمنہ نے رخسار کو اور حضرت عبدالمطلب نے پیشانی کو بوسہ دیا۔ ابولہب کی لونڈی ثویبہ (جس کو دودھ پلانے کی سعادت حاصل ہوئی تھی) سامنے آئی کھڑی دیکھتی رہی اور شہسوار عرب کی سواری بی بی حلیمہ کی گود میں مکہ سے روانہ ہوئی۔

کس قدر خوش نصیب تھا ہواز کا قبیلہ، ان کا محلہ اور گھر جہاں خدا کی یہ نعمت برکت بن کر نازل ہوئی۔ حضرت حلیمہ کی بچی شیما نے اس جوہر کی منزلت پہچانی دل کی آنکھیں محبت کے نشہ میں جھومتی ہوئی اٹھیں۔ سینہ سے چمٹایا۔ گلے سے لگایا۔ دونوں ماں بیٹیاں اب دیوانہ وار آمنہ کی امانت پر نثار تھیں اور آنکھیں بچھاتی تھیں۔

حضرت حلیمہ سعدیہ اس لعل کی ایسی ہوئی شیدائی کہ اب اس کے سواء اس کو دکھائی کچھ نہ دیتا تھا۔ اگر دل شاد تھا اس سے' تو گھر آباد تھا اس سے' بصارت تھا وہ آنکھوں کی' کلیجہ کی وہ ٹھنڈک تھا۔ گلے سے خوب چمٹا کر سلاتی لوریاں دیتی یہ کہتی

سو میرے بالے مرے نور نظر سو جا
اجالا مرے گھر کا ہے میرا بھولا میرا بالا
مرے اس گھر کا گھر والا میرے لخت جگر سو جا
جوانی کھیلتی آئی تو ندیا ماتی آئی

ادب سے آنکھ میں آئی میرے رشک قمر سو جا

امانت آمنہ کی ہے تو خدمت ہے حلیمہ کی

رہوں میں سرخرو مولا مرے خوشبو نکے گھر سو جا

حضرت حلیمہ کی دررسول ﷺ کو روانگی:......

اسی دستور کے مطابق اس سال قبیلہ بنو سعد کی جو دس عورتیں بچوں کو حاصل کرنے کے لئے مکہ آئیں ان میں ایک خاتون حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ شیر خوار عبداللہ نامی بچہ ان کا شوہر حارث، دراز گوش اور ایک اونٹنی تھی اس سفر کی روئیداد حضرت حلیمہ خود بیان کرتی ہیں۔

قدمت مكة فى نسوة من بنى سعد فالمتس بها الرضاء فى سنة شهباء فقدمت على اتان لى قمراء كانت اذمت بالركب ومعى صبى لنا وشارف لنا والله ماتبض بقطرة ومانىنام ليلنا ذلك اجمع مع صبيىنا ذاك مانجدفى ثديى مايغنيه ولا فى شارفنا مايغنيه

ترجمہ...... میں بنی سعد کے خاندان کی خواتین کے ساتھ مکہ میں بچوں کو حاصل کرنے کے لئے آئی حالت یہ تھی کہ اس سال شدید قحط تھا میری سواری نہایت ہی کمزور اور لاغر تھی جس کا چلنا دشوار تھا میرے ساتھ ایک بچہ بھی تھا جو دودھ کے ساتھ سیر نہ ہو پاتا اور نہ ہی ہمارے پاس سیر ہو کر کھانے کے لئے کوئی چیز تھی ساری رات اس بچے کی روتے اور ہماری جاگتے گزر جاتی۔

مژدہ بہار:......

دلائل النبوۃ اور معارج النبوت میں ہے کہ جب راستہ میں سواری کمزوری

سے گری تو میں نے ایک آواز سنی مرحبا اے حلیمہ تیرا سینہ مبارک بچے کو دودھ پلائے گا پھر ایک شخص دراز قد برچھا لئے سواری کے قریب آیا اور سواری کو اٹھا کر ہانکا پھر کہا کہ اللہ نے مجھے تیری حفاظت کے لئے بھیجا ہے تا کہ شیطان اور دشمنوں کو تیرے سے ہٹاؤں ہاتف غیبی بولے اور سچ بولے کس سے، مومن سے۔ افسوس اس برادری کا ہے جو حضرت عبدالمطلب کو کافر سمجھتے ہیں ایسے ہی بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حال ہے بلکہ بعض نے بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی معاف نہیں کیا۔ فقیر نے اول الذکر دونوں حضرات کے ایمان کے بارے میں دو ضخیم کتابیں لکھی ہیں، "ابوین مصطفیٰ اور اصل الاصول فی ایمان اصول الرسول"۔

سواری کے لاغر ہونے کی وجہ سے حضرت حلیمہ مکہ میں دوسری دائیوں کے بعد پہنچیں تمام کی تمام عورتیں بچے حاصل کر چکی تھیں۔ لیکن کسی خاتون نے بھی حضور ﷺ کو یہ محسوس کرتے ہوئے کہ آپ یتیم ہیں لہٰذا معقول معاوضہ نہیں ملے گا۔ نہ لیا، جب حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پتہ چلا کہ سوائے آپ کے کوئی دوسرا بچہ نہیں رہا۔ اپنے خاوند سے کہا۔

واللہ انی لاکرہ ان ارجع من بین صواحبی لیس معی رضیع لانطلقن الی ذالك الیتیم فلاخذته

ترجمہ...... اللہ کی قسم میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ اس حالت میں واپس جاؤں کہ میرے ساتھ کوئی دودھ پینے والا بچہ نہ ہو میں اس چیز کو ناپسند کرتی ہوں میں اس یتیم بچے کے ہاں جاتی ہوں اور اسے ساتھ لے جاتی ہوں۔

اس کے خاوند حارث نے کہا:

لا عليك ان تفعلی عسیٰ الله ان يجعل لنا فيه بركة

ترجمہ...... ایسا ضرور کر لینا چاہیے شاید اللہ تعالیٰ اسی میں برکت عطا فرمائے۔

فرماتی ہیں کہ جب محلہ بنی ہاشم میں آپ کا مکان تلاش کرتی ہوئی میں وہاں پہنچی تو آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب سے میری ملاقات ہوئی آپ نے پوچھا۔

مکالمہ عبدالمطلب وحلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما:......

عبدالمطلب:......

من انت؟ ...... تو کون ہے؟

حلیمہ:......

انا امرة من بنی سعد میرا تعلق بنی سعد سے ہے۔

عبدالمطلب:......

ما اسمك؟ ...... تیرا نام؟

حلیمہ:......

میں نے اپنا نام حلیمہ بتایا

عبدالمطلب:......

فتبسم عبدالمطلب وقال بغ بغ سعد وحلم خصلتان فيهما خيرو عزالابد

(انسان العیون ص ۴۷)

ترجمہ...... تو وہ مسکرائے اور فرمایا واہ واہ، سعادت اور حلم کا اجتماع ان میں خیر ہی خیر اور عزت ہی عزت ہے۔

ہاتف غیب:......

نام وغیرہ پوچھنے کی وجہ یہ تھی کہ جب حضرت حلیمہ مکہ شریف میں داخل ہوئی تھیں تو حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہاتف غیبی کی طرف سے یہ آواز آئی تھی۔

ما ان له غير الحليمة مرضعة نعم الامينة هي على الابرار

(سبل الہدی الرشاد ص ۴۷۰ ج ۱، آثار الجدیہ ص ۱۷۱ ج ۱)

ترجمہ...... آپ کے بیٹے کو حلیمہ خاتون کے علاوہ دودھ پلانے کے لئے کوئی عورت نہیں لے جائے گی اور وہ نیک اور امانت دار خاتون ہے۔

حضرت آمنہ کی تصدیق......

آپ ﷺ کے دادا کے علاوہ آپ کی والدہ ماجدہ کو بھی اس پر آگاہ کر دیا گیا تھا کیونکہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت حلیمہ کو جب آپ کی دیگر عظمتوں سے آگاہ فرمایا تو ساتھ فرمایا۔

قيل لي ثلاث ليال استرضعي ابنك في بني سعد ثم في آل ابي ذويب

(طبقات ابن سعد ص ۱۱۱ ج ۱)

ترجمہ...... مجھے تین دن سے خواب میں کہا جا رہا ہے کہ اپنے بیٹے کے لئے بنی سعد اور آل ابی زویب سے دودھ پلانے کے لئے انتظام کرو۔

بی بی حلیمہ......:

یہ سن کر حضرت حلیمہ نے عرض کیا:

فان زوجي ابو ذويب ...... میرا خاوند ہی ابوزویب ہے

اس کے بعد حضرت عبدالمطلب حضرت حلیمہ سے یوں مخاطب ہوئے۔

حضرت عبدالمطلب:.......

اے حلیمہ یہ میرا بچہ یتیم ہے اسے دیگر خواتین اس لئے نہیں لے گئیں کہ انہیں معقول معاوضہ کی امید نہ تھی اگر تو چاہتی ہے کہ تیرے بخت جاگ جائیں تو اسے لے جا۔

حضرت حلیمہ:.......

حضرت حلیمہ نے انہیں کہا آپ مجھے تھوڑی سی مہلت دیں تا کہ میں اپنے خاوند سے دوبارہ مشورہ کرلوں۔

فانصرفت الی صاحبی فاخبرته فکان الله قذف فی قلبه فرحا وسرورا فقال لی یا حلیمه خذیه.

(انسان العیون ص ۱۴۷ ج ۱)

ترجمہ......میں نے جا کر اپنے خاوند سے تمام ماجرا عرض کیا لیکن مجھے تعجب ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں اتنی خوشی وفرحت پیدا فرمادی تھی کہ فی الفور کہنے لگے کہ حلیمہ دیر مناسب نہیں اس خوش بخت بچے کو حاصل کرلے۔

میں جلدی سے واپس گئی تو حضرت عبدالمطلب میرا انتظار کر رہے تھے جب میں نے بچہ لانے کو کہا تو ان کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا، ساتھ چلنے کو کہا آپ مجھے اس مکان میں لے گئے جہاں آپ ﷺ تشریف فرما تھے آپ کی والدہ نے مجھے خوش آمدید کہا۔

پہلی زیارت:.......

بی بی حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں کہ جب میں مولد النبی (جائے ولادت) میں داخل ہوئی تو دیکھا

فاذا هو مدرج فی ثوب صوف ابیض من اللبن وتحته حريرة خضراء راقد على قضاه بغط يفوح منه رائحة المسك (۱)

(سیرۃ نبویہ جلد اول)

ترجمہ......آپ دودھ سے بھی سفید اون کے کپڑے میں ملبوس ہیں اور نیچے سبز رنگ کا بچھونا ہے۔ آپ سوئے ہوئے تھے۔ اور آپ کے جسم اطہر سے خوشبو کے حلے پھوٹ رہے تھے۔ جب کپڑے کو چہرہ اقدس سے ہٹایا گیا۔

(۱)...... جو بدبخت حضور نبی پاک ﷺ کو محض بشر سمجھتے ہیں ان کے لئے سامان عبرت ہے کہ تمہارے بچپن کا حال یہ ہے کہ گھر میں بدبو پھیلی تو سوائے ماں کے ہر ایک دور سے دیکھتا برا سمجھتا ہے اور یہاں یہ حال ہے کہ گھر کا گھر خوشبو سے مہک رہا ہے پھر تو کس منہ سے کہتا ہے کہ "میں بھی بشر وہ بھی بشر" حضور نبی پاک ﷺ کی خوشبو مبارک کی تفصیل فقیر کی کتاب "خوشبوئے رسول" میں ملاحظہ ہو۔

فاشفقت ان اوقظه من نومه لحسنه و جماله

(سیرت نبویہ جلد ۱)

ترجمہ......تو میں آپ کے حسن و جمال میں اس طرح گم ہوگئی کہ مجھے جگانے کی ہمت نہ رہی۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ان الفاظ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

پس بخواستم کہ بیدار می کنم اورا از خواب پس عاشق شدم برحسن و جمال وی

(مدراج النبوۃ ص ۱۹ ج ۲)

ترجمہ...... جگانا چاہا مگر میں آپ کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو کر رہ گئی۔

جب میں کچھ سنبھلی تو میں نے نزدیک ہو کر آپ کے سینۂ اقدس پر ہاتھ رکھا۔

فوضعت یدی علی صدرہ فتبسم (۱) ضاحکا و فتح عینیه الی فخرج منها نور حتی دخل عنان السماء وانا انظر فقبلته بین عینیه وحملته۔

(آثار المحمدیہ والسیرۃ النبویہ)

ترجمہ:...... آپ ﷺ نے تبسم فرمایا اور آنکھیں کھولیں تو میں نے دیکھا کہ آنکھوں سے ایک نور نکل رہا ہے اور اس کی شعاعیں آسمان تک پھیلی ہوئی ہیں، میں رہ نہ سکی میں نے آپ ﷺ کی دونوں آنکھوں کے درمیان (جبین مقدس پر) بوسہ دیا اور گود میں اٹھالیا۔

صاحب سیرت نبویہ نے حضرت حلیمہ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے:

وما حملنی علی اخذہ (ای فی ابتداء الامر) الا انی لم اجد غیرہ والا فمانذکرہ من اوصافه مقتض لاخذہ

(سیرۃ نبویہ جلد ۱)

ترجمہ...... جب لینے گئی تھی تو مجبوری تھی کہ کوئی اور بچہ نہ ملا تھا لیکن جب زیارت سے مشرف ہوگئی تو اب آپ کو لے جانا میرا تقاضا بن گیا۔

(۱)...... تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام:......

آپ علیہ السلام اس تبسم مبارک سے اس غدار امت کا رد فرما رہے ہیں کہ

نبی علیہ السلام کو کیا خبر؟ بلکہ یہ عقیدہ حق ہے کہ ہر نبی علیہ السلام پیدائشی عالم ہوتا ہے۔ اگرچہ اظہار علم نہیں فرماتے سوائے ضرورت کے اور ساتھ یہ بھی اشارہ فرما رہے ہیں کہ حلیمہ یہ نہ سمجھے کہ میں دودھ پلا کر احسان فرما رہی ہوں بلکہ یہ عقیدہ رکھے کہ اس کی خوش قسمتی ہے کہ اسے اللہ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کے لئے چن لیا ہے۔ (اویسی غفرلہٗ)

حلیمہ سعدیہ کے بارے میں منقول ہے کہ ان کے ایک پستان سے ان دنوں دودھ نہیں آرہا تھا۔ اس ضمن میں امام ہمدانی سبعیات میں حلیمہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:۔

ان احدثدیی حلیمه کان لایدر اللبن فوضعته فی فم رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم در اللبن منه

(انسان العیون ص ۱۴۷ ج ۲)

ترجمہ...... کہ میرے ایک پستان سے دودھ نہیں آتا تھا جب میں نے آپ ﷺ کو دودھ پیش کیا تو آپ کی برکت سے اس سے بھی دودھ جاری ہوگیا۔

آپ ﷺ کی برکت سے میرے دوسرے بچے کو بھی سیر ہو کر دودھ پینا نصیب ہوا۔ میرا خاوند جب اونٹنی کا دودھ دھونے لگا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور اس نے اتنا دودھ دیا کہ ہم تمام نے سیر ہو کر پیا آج ہم نے اطمینان کے ساتھ رات بسر کی۔

درس عدل......

امام ابن سبع فرماتے ہیں کہ بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

کنت اعطیه صلی الله علیه وآله وسلم الذی یشرب منه ثم احوله الی

الثدی الا یسر فیأ بی ان یشرب منه

(سبل الہدی ص ۷۷ ۳ ج ۱)

ترجمہ...... جب آپ علیہ السلام دائیں جانب سے دودھ نوش فرمالیتے پھر بائیں جانب رخ انور کرتی تو آپ ﷺ دودھ پینے سے انکار فرمادیتے۔

علماء امت نے بیان کیا ہے کہ یہ اعراض عدل و انصاف کے تقاضے پورا کرنے کے لئے تھا۔

وذلك من عدله صلى الله عليه وآله وسلم انه علم ان له شريكا فی الرضاعة

ترجمہ...... یہ اعراض عدل کی وجہ سے تھا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم تھا کہ میرے ساتھ دودھ پینے میں دوسرا بھائی بھی شریک ہے۔

حجر اسود نے چوما چہرہ حضور ﷺ کا:......

حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ رات گزارنے کے بعد جب ہم نے صبح واپسی کا ارادہ کیا تو خواہش ہوئی کہ جانے سے پہلے بیت اللہ شریف کا طواف کر لینا چاہیے چنانچہ میں آپ کو اٹھا کر حرم کعبہ میں لے گئی۔ طواف شروع کرنے سے پہلے میں نے چاہا کہ حجر اسود کو بوسہ دوں لیکن میری حیرت کی انتہاء نہ رہی کہ جب آپ کو حجر اسود نے دیکھا تو اپنی جگہ سے حرکت کر کے آپ ﷺ کی طرف بڑھا حتیٰ کہ چہرہ اقدس کے ساتھ چمٹ کر اس نے بوسے لینے شروع کر دیئے۔

بیہقی وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس روایت کو یوں نقل کرتے ہیں:

روی ان حلیمه لما اخذته دخلت علی الاصنام فنکس الهبل رأسه

وكذا جميع الاصنام من اما كنها تعظيما له وجاء ت به الى الحجر الاسود ليقبله فخرج الحجر الاسود من مكانه حتى التصق بوجهه الكريم صلى الله عليه وآله وسلم

(المظہری ص ۵۲۸ ج ۶)

ترجمہ...... یہ منقول ہے کہ جب حضرت حلیمہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے کر حرم کعبہ میں گئیں تو تمام بتوں نے اپنے سروں کو جھکا دیا وہ آپ ﷺ کو حجر اسود کے پاس لے کر پہنچیں تو وہ دیکھتے ہی آپ ﷺ کی طرف بڑھ کر آپ کے چہرہ اقدس کے ساتھ چمٹ گیا۔

سواری بول پڑی:......

آپ ﷺ کی والدہ محترمہ اور دادا اکرم کی اجازت اور طواف کعبہ کے بعد جب حضرت حلیمہ اور اس کا شوہر واپس لوٹنے لگے اور آپ ﷺ کو سواری پر بٹھایا گیا تو وہ سواری جو لاغر و کمزور تھی دفعتاً تندرست و توانا ہو گئی اور رفتار میں اتنی تیز کہ دیگر تمام سواریوں کو پیچھے چھوڑ دیا حتیٰ کہ دیگر خواتین بی بی حلیمہ سے بار بار سوال کرتیں کہ کہیں آپ نے سواری تبدیل تو نہیں کر لی؟ انہوں نے فرمایا سواری تو نہیں بدلی لیکن سوار بدلا ہے۔

بی بی حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں کہ میری سواری جھوم جھوم کر چلتی اور کبھی کبھی گنگناتی تو یوں محسوس ہوتا جیسے کہہ رہی ہے:

والله ان لى لشأنا ثم شأنا شانى بعثنى الله بعد موتى وردلى سمنى بعد هزالى ويحكن يا نساء بنى سعد انكن لفى غفلة وهل تدرين من

علی ظھری ؟ علی ظھری خیر النبین و سید المرسلین و خیر الاولین والاخرین و حبیب رب العالمین۔

(سیرۃ نبویہ ج ۱، تاریخ انیس، انسان العیون ص ۱۴۸ ج ۱۔ آثار الحمدیہ ص ۴۸ ج ۱ شواہد النبوۃ)

ترجمہ...... اللہ کی قسم آج مجھے اللہ نے عظیم شان عطا کر دی ہے، موت کے بعد دوبارہ زندگی، کمزوری کے بعد پھر طاقت عنایت کر دی ہے اے بنی سعد کی عورتو! تم غفلت میں رہیں تمہیں پتہ ہے میری پشت پر کون سوار ہے؟ میری پشت پر سید الانبیاء اور رب العالمین کا محبوب سوار ہے۔

قدم ترے میں سومن بھاگ:......

قاضی ثناء اللہ پانی پتی حضرت حلیمہ کی واپسی پر راستے کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اذا مشت بہ علی وادیا بس اخضر فی الوقت و کانت تسمع الاحجار تنطق بسلامھا علیہ والاشجار تحن باغصانھا الیہ ۔

(المظہری ص ۵۲۸ ج ۶)

ترجمہ...... اگر کسی خشک وادی سے آپ کی سواری گزرتی وہاں وہاں سبزہ اُگ آتا۔ پتھر آپ ﷺ کو سلام عرض کرتے درخت اپنی ٹہنیوں سمیت جھک کر استقبال کرتے۔

جب آپ علیہ السلام دودھ پی چکے تو بی بی حلیمہ نے اپنے بچے کو دودھ پلایا۔ وہ بچہ کئی دن سے بھوکا تھا۔ مگر حضرت حلیمہ کے سینہ کو خدا نے جناب رسالت مآب کے طفیل دودھ کی نہر بنایا تھا کہ کسی طرح حضرت حلیمہ کے سینہ سے دودھ کم نہ ہوتا تھا۔ حلیمہ کو حیرت میں دیکھ کر بی بی آمنہ نے فرمایا کہ اے حلیمہ تم اس صاحب کرامات بچہ کی

حفاظت کرنا ان کا حال غیر لوگوں سے چھپانا تم آج جو کرامتیں دیکھ رہی ہو مجھے پورے نو ماہ ایسی ایسی کرامتیں دیکھتے ہوئے گزرے یہ بچہ نہایت حیرت انگیز ہے۔ اس کی پیدائش کے وقت سارا حجرہ نور سے بھر گیا۔ روم، شام کے محل وہاں کے اونٹوں کی گردنیں نظر آنے لگیں۔ حلیمہ اب تم انہیں لے جاؤ بی بی حلیمہ آپ ﷺ کو وہاں سے لے کر مکہ معظمہ سے باہر اپنے خیمہ میں آئیں۔

سیرت نبویہ...... دلائل نبوت ابونعیم میں ہے کہ بی بی حلیمہ کے دودھ کی اونٹنی بے حد دبلی تھی اس کا بچہ بھوک کے مارے مر گیا تھا۔ سواری کا جانور بیٹھ کر اٹھنے کا نام نہ لیتا تھا۔ جس وقت بی بی حلیمہ جناب صاحب کرامات کو گود میں لے کر اپنے خیمہ میں آئیں تو آپ علیہ السلام کی برکت سے اس اونٹنی کے تھنوں میں دودھ بھر آیا بی بی حلیمہ نے ایک برتن میں اونٹنی کا دودھ نکالا برتن بھر گیا مگر دودھ اسی طرح تھنوں میں بھرا ہوا موجود رہا۔ پھر دوسرا برتن بھرا یہاں تک دودھ کی کثرت ہوئی کہ جس اونٹنی کے تھنوں میں ایک قطرہ دودھ کا نہ تھا اس کے دودھ سے آج مشک پانی کی بھر گئی۔ سواری کا گدھا ایسی تیزی اور چالاکی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی میں اچھلنے لگا تو حضرت حلیمہ کی سہیلیوں نے پوچھا کہ اے حلیمہ یہ فرزند نہایت مبارک کہاں سے لائی ہو؟ بی بی حلیمہ نے کہا کہ کچھ نہ پوچھو کہ کس قدر برکت ہے۔

حضرت حلیمہ سعدیہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے کر بنی سعد کے علاقہ میں پہنچیں تو وہ علاقہ جہاں قحط سالی کی وجہ سے گھاس تک نظر نہیں آتی تھی۔ آج اتنا سرسبز وشاداب ہو چکا تھا کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس شادابی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت حلیمہ کہتی ہیں:

لا اعلم ارضا من اراضی الله احدب منها

(انسان العیون ص ۱۴۸ ج ۱)

ترجمہ...... اللہ کی وسیع زمین میں ہماری زمین سے بڑھ کر کوئی سرسبز نہیں۔

تاریخ الخمیس بی بی حلیمہ کے راستہ میں عکاظ بازار کے قریب قبیلہ ہذیل کا ایک کاہن یا سیانا رہا کرتا تھا جو عورتوں بچوں کا علاج کرتا غیب کی باتیں بتایا کرتا تھا۔ بی بی حلیمہ جناب سید المرسلین ﷺ کو اپنی گود میں لئے ہوئے اس سیانے کے پاس چلی گئیں آپ ﷺ کو سامنے کر کے پوچھا کہ بھلا بتاؤ یہ بچہ کیسا ہے؟ جب اس کافر نے آپ کو دیکھا تو فوراً گھبرا کر اٹھا اور شور وغل مچایا کہ اے جماعت قریش کی ادھر آؤ دیکھو یہ ہے وہ بچہ جو تمہارے دین کو غارت اور بتوں کو نیست و نابود کرے گا۔ اس شور وغل کی آواز سے کفار کا ہجوم جمع ہوا۔ بی بی حلیمہ اپنے اس فعل پر نادم ہوئیں اور آپ ﷺ کو وہاں سے لے کر نکلیں سب کے سامنے سے نکل کر آئیں مگر کسی کافر کو آپ نظر نہ آئیں سب کو خدا نے اندھا کر دیا۔ ہر چند وہ کافر شور وغل مچاتا ہے اور ہر ایک کافر آپ کو تلاش کرتا ہے۔ مگر بی بی حلیمہ ان کے سامنے کھڑی ہیں لیکن کسی کو اصلاً نظر نہیں آئیں وہ کافر بتاتا ہے کہ اس صورت کی ایک عورت اس شکل کا بچہ اس کی گود میں بہت جلد اس بچہ کو قتل کرو۔ مگر وہاں تو یہ آیت

وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ

(پ ۲۲ سورۃ یٰسین)

ترجمہ...... ہم نے ایک دیوار کافروں کے منہ کے آگے دوسری پیٹھ کے پیچھے قائم کر دی اور انہیں اندھا بنا دیا۔ پھر وہ کیا دیکھ سکتے تھے) اسی فرزند کے لئے تھی اور آپ ﷺ ہی پر

نازل ہوگی۔ پھر کس طرح آپ ﷺ ان کافروں کو نظر آتے۔ وہ شوروغل مچاتے آپ ﷺ کو تلاش کرتے رہے اور حلیمہ آپ ﷺ کو لے کر مع الخیر اپنے گھر آئیں۔

کوچے خوشبو سے مہک اٹھے......

جب آپ کی سواری بی بی حلیمہ کے ہاں پہنچ گئی تو کیفیت یہ تھی:

لم يبق منزل من منازل بني سعد الا شممنا منه ريح المسك

(سبل الہدی ص ۴۷۲)

ترجمہ...... آپ کی برکت سے ہی سعد کے ہر گھر سے کستوری کی طرح خوشبو آتی تھی۔

حلیمہ کا گھر دارالشفاء......

جب بنی سعد کے لوگوں نے آپ کی آمد پر بے شمار برکتوں کا نزول دیکھا تو ان کے دل میں آپ ﷺ کی عظمت اور محبت پیدا ہوگئی۔ ان سب کو آپ ﷺ کے مبارک ہونے کا اس طرح کامل یقین ہوگیا کہ جس کسی کو بھی کوئی بیماری یا تکلیف ہوتی تو بھاگا بھاگا آپ ﷺ کی طرف آتا:

القيت محبته و اعتقاد بركته صلى الله عليه وآله وسلم فى قلوب الناس حتى ان احدهم اذ نزل به اذى فى جسده اخذيده صلى الله عليه وآله وسلم فيضعها علىٰ موضع الاذى فيبرأ باذن الله تعالىٰ سريعاً.

(سبل الہدی وسیرت نبویہ جلد ۱)

ترجمہ...... لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت اس طرح راسخ ہوگئی تھی کہ اگر کوئی بھی ان میں بیمار ہو جاتا تو آپ علیہ السلام کی طرف آتا اور آپ کے ہاتھ کو پکڑ کر مرض کی جگہ پر

رکھتا تو اس کی برکت سے فی الفور اس کی تکلیف دور ہو جاتی۔

بکری کا سجدہ اور بوسہ......

حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ ایک دن میں اپنے صحن میں آپ ﷺ کو گود میں لئے بیٹھی تھی کہ اتنے میں میری بکریاں آگئیں:

اذ مرت به غنيمانی فاقبلت واحدة منهن حتى سجدت له وقبلت رأسه ثم ذهبت الى صواجها.

(انسان العیون ص ۱۴۸ ج ۱)

ترجمہ......وہ تمام میرے پاس سے گزرتی گئیں لیکن ایک نے آگے بڑھ کر آپ ﷺ کے سرِ اقدس کو چوم لیا اور سجدہ کیا۔

فرشتے جھولا جھولاتے ہیں......

قاضی ثناء اللہ پانی پتی آپ ﷺ کے خصائص شمار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وعد من الخصائص ان مهده ﷺ كان يتحرك بتحريك الملائكة

(تفسیر مظہری ص ۵۲۷ ج ۶ وسبل الہدیٰ ص ۴۳۳)

ترجمہ......آپ ﷺ کے پنگھوڑے کو فرشتے حرکت دیتے تھے۔

آپ کو ہر طرح کے کھیل سے نفرت تھی......

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھیل کود سے لگن نہ تھی۔ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں:

وكان ﷺ يخرج فينظر الى الصبيان يلعبون فيجتنبهم

(سبل الہدیٰ ص ۴۷۳)

ترجمہ......آپ ﷺ جب بچوں کو کھیلتا دیکھتے تو ان سے دور ہو جاتے۔

چراغ کی ضرورت نہ تھی......

جب نور مجسم ﷺ کا حلیمہ کے گھر ورود مسعود ہوا تو ان کا گھر بغیر چراغ جلائے روشن رہتا، محدث ابن جوزی نقل کرتے ہیں کہ سیدہ حلیمہ فرمایا کرتی تھیں۔

اذا رضعته فی المنزل استغنی به من المصباح

(المیلاد النبوی)

ترجمہ......جن دنوں میں رسول خدا ﷺ کو دودھ پلایا کرتی ان دنوں مجھے گھر میں چراغ کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔

ایک دن مجھ سے حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ کیا تم رات کو گھر میں آگ جلائے رکھتی ہو جس سے تمہارے گھر میں روشنی رہتی ہے میں نے جواباً کہا:

لا والله اوقد ناراً ولكنه نور محمد صلى الله عليه وآله وسلم

(المیلاد النبی ص ۵۴)

ترجمہ......خدا کی قسم آگ نہیں جلاتی بلکہ یہ روشنی نورِ مجسم ﷺ کے نور کی ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی شمائل محمدیہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے:

ما كنا نحتاج الى السراج من يوم اخذناه لان نور وجهه كان انور من السراج فاذا احتجنا الى السراج فى مكان جئنا به فتنورت الامكنة ببركته صلى الله عليه وآله وسلم

(المظہری ص ۵۲۸ ج ۲)

ترجمہ...... کہ جس دن سے ہم آپ ﷺ کو اپنے گھر لائے ہیں اس دن سے ہمیں گھر میں چراغ جلانے کی حاجت نہیں رہی کیونکہ آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کا نور چراغ سے زیادہ منور تھا جب کبھی ہمیں کسی جگہ چراغ کی ضرورت ہوتی ہم آپ ﷺ کو اٹھا کر وہاں لے جاتے آپ ﷺ کی برکت سے تمام جگہ روشن ہو جاتی۔

بت گر گئے......

بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شق صدر کے بعد حضور سرور عالم ﷺ ...... ایک دن شوہر نے کہا بہتر ہے کہ ہم محمد (ﷺ) کو ان کے دادا اور اور والدہ...... مجھے خطرہ ہے کہ کہیں کوئی حادثہ نہ پیش آ جائے حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کو ساتھ لے کر گدھی پر سوار ہو کر چلی جب مکہ مکرمہ کے قریب پہونچی تو ؟ آپ ﷺ کو ایک جگہ بٹھا کر قضاء حاجت کو چلی گئی جب واپس آئی تو آپ کو وہاں نہ پایا ادھر ادھر تلاش کیا نہ ملے تو میں سر پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئی اور رونے لگی اور پکارتی ...... وا محمد اہ وا والدہ...... اچانک ایک بڈھا ہاتھ میں عصا لئے میری طرف آیا اور کہا سعدیہ کیا بات ہے کیوں روتی ہے میں نے کہا کہ میں نے محمد بن عبد المطلب کو ایک مدت تک دودھ پلایا اب اسے اس کی والدہ کے پاس چھوڑنے جا رہی تھی کہ وہ یہاں گم ہو گیا ہے اس نے کہا مت فکر کر میں۔ تجھے اس کے پاس لے چلتا ہوں جو تجھے تیرے بیٹے سے ملا دے گا میں نے کہا تجھ پہ فدا ہو جاؤں جلدی چل تا کہ مجھ کو میرا بیٹا مل جائے، وہ مجھ کو ہبل بت کے پاس لے گیا۔ میں نے کہا اے بڈھے کیا تو نہیں جانتا کہ اس محمد ﷺ

کی ولادت کی رات ان بتوں پر کیا گزری تھی۔ تو بڈھے نے کہا حلیمہ سعدیہ تو نہیں جانتی اس بت نے بہت سے گمشدہ بچے ملائے ہیں پھر وہ سجدہ وطواف کر کے کہنے لگا۔ اے خداوند عرب یہ حلیمہ سعدیہ تیرے پاس آئی ہے۔

که از و فرزند طفلے گم شده است

نامِ آں کودک محمد آمده است

کیونکہ اس کا فرزند جس کا نام محمد (ﷺ) ہے گم ہو گیا ہے۔

چوں محمد گفت آں جمله بتاں

سرنگوں گشتند ساجد آں زماں

جونہی اس نے محمد (ﷺ) کہا وہ بڑا بت ہبل اور دوسرے تمام بت اوندھے سجدے میں گر گئے اور ان میں سے آواز آئی اے بڈھے دور ہو جا اس طفل کا نام ہمارے سامنے نہ لے کیونکہ اسی کے ہاتھ سے ہماری ہلاکت و بربادی ہوگی۔ خدا اس کو ضائع نہیں کرے گا وہ ہر حال میں اس کا نگہبان ہے۔

گفت پیرش کائے حلیمه شادباش

سجده شکر آر وروراکم خراش

ترجمہ...... یہ سن کر اس بوڑھے نے کہا اے حلیمہ تو خوش ہو جا اور سجدہ شکر بجالا اور بالکل بے فکر رہ اور

تو مخور غم که نگر دو یاوه او

بلکه عالم باده گردد اندر او

ترجمہ...... تو غم نہ کھا کیونکہ وہ گم نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ سارا جہان اس بچہ

میں گم ہو جائے۔

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں پھر میں دوڑتی ہوئی حضرت عبدالمطلب کے پاس پہنچی سارا ماجرا سنایا سنتے ہی انہوں نے پکارا یا آل غالب یہ سن کر وہ تمام لوگ جمع ہو گئے اور پریشانی کا موجب پوچھا عبدالمطلب نے فرمایا بچہ گم ہو گیا ہے تلاش کرو۔ پھر آپ اور تمام قریش تلاش کے لئے نکلے مکہ تمام چھان ڈالا لیکن کوئی پتہ نہ چلا۔ پھر حضرت عبدالمطلب نے خانہ کعبہ میں پہنچ کر طواف کرنے کے بعد رو کر یوں عرض کیا۔

یا رب رد الی راکبی محمدا اردده الی واصطنع عندی یدا انت الذی جعلته لی عضدا لا یبعد الدهو به فیبعدا

ترجمہ......اے میرے پروردگار میرے شہسوار محمد ﷺ کو میرے پاس لوٹا دے اور اس کو میرے پاس لوٹا کر اپنا فضل واحسان فرما اے اللہ تو نے ہی اس کو میرا بازو بنا کر مجھے قوت دی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ گردش زمانہ اس کو مجھ سے دور کر دے اور پھر وہ مجھ سے دور ہی ہو جائے۔

(مستدرک حاکم، ص ۶۰۳ ج ۲، تاریخ بخاری، ابن سعد، بیہقی، ابونعیم، طبقات ابن سعد ص ۱۱۲ ج ۱)

حضرت عبدالمطلب مناجاۃ کر ہی رہے تھے کہ ہاتف غیبی نے ندا دی کہ اے سردار قریش غم مت کھاؤ! محمد (ﷺ) کا خدا ان کو ضائع نہ کرے گا، وہ ان کا حافظ ونگہبان، ہے عبدالمطلب نے کہا اے ندا کرنے والے اتنا بتا دے کہ محمد (ﷺ) اس وقت کہاں ہیں، ندا آئی کہ وہ اس وقت وادی تہامہ میں ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں۔

یہ سنتے ہی حضرت عبدالمطلب سوار ہو کر وادی تہامہ کی طرف چلے راہ میں ورقہ بن نوفل ملے وہ بھی آپ کے ہمراہ ہو گئے، وہاں پہنچ کر دیکھا کہ آپ ﷺ

ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے درخت کے پتے چن رہے ہیں۔ حضرت عبدالمطلب نے اٹھا کر سینے سے لگایا، پیار کیا اور آپ ﷺ کو مکہ معظمہ لے آئے اور آ کر بہت سا سونا اور بہت سے اونٹ آپ پر تصدق کیے۔

(مواہب اللدنیہ ص ۱۴۹ مدارج النبوت ص ۲۳ شواہد النبوت ص ۳۱، سیرت نبویہ)

قصہ شق الصدر......

سینہ مبارک چاک کرنے اور قلب اطہر کو غسل دینے کا قصہ بھی حضرت حلیمہ سعدیہ کے یہاں پیش آیا ہے۔ واقعہ اس طرح ہے کہ ایک دن حضور پاک ﷺ نے حلیمہ سعدیہ سے فرمایا اے اماں جان مجھے اپنے بھائیوں کے ساتھ (جب وہ بکریاں چرانے جاتے ہیں) کیوں نہیں بھیجتیں تا کہ میں سیر کروں اور تمہاری بکریوں کو چراؤں۔ چنانچہ حلیمہ سعدیہ نے حضور پاک ﷺ کے بالوں میں کنگھی کی اور آنکھوں میں سرمہ لگایا کپڑے بدلے اور بدنظر سے بچنے کے لئے آپ ﷺ کی گردن میں یمنی تختی باندھی حضور نبی پاک ﷺ نے اسے توڑ کر پھینک دیا اور فرمایا میرا رب میرا محافظ ہے۔

اس کے بعد حضور اکرم ﷺ اپنے رضاعی بھائیوں کے ساتھ باہر تشریف لے گئے اور بکریاں چرانے میں مشغول ہو گئے جب آدھا دن گزرا تو ضمرہ حلیمہ کا لڑکا ابا جان!، اماں جان پکارتا بھاگتا ہوا آیا۔ اور کہنے لگا۔ محمد ﷺ ہمارے ساتھ کھڑے تھے اچانک ایک شخص نمودار ہوا اور ان کے قریب آ کر انہیں ہمارے درمیان سے پہاڑ پر لے گیا اور لٹا کر ان کا شکم مبارک چاک کیا۔ آگے ہم نہیں جانتے کہ ان کا حال کیا

ہوا۔اس پر حلیمہ اور ان کے شوہر دوڑتے ہوئے گئے جب آپ ﷺ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ آپ ﷺ پہاڑ پر بیٹھے ہوئے آسمان کی جانب دیکھ رہے ہیں۔ جب آپ ﷺ نے ہمیں دیکھا تو تبسم فرمایا۔ یہ قصہ احادیث کی کتابوں میں مختلف نوعیتوں اور مختلف عبارتوں سے آیا ہے۔

ابو یعلی، ابو نعیم اور ابن عساکر، شداد رضی اللہ عنہ بن اوس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ ایک روز میں بنی لیث بن بکر میں اپنے رضاعی بھائیوں کے ساتھ وادی میں تھا کہ یکا یک میری نظر تین شخصوں پر پڑی ان میں سے ایک کے ہاتھ میں سونے کا طشت تھا جو برف سے بھرا ہوا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ ایک کے ہاتھ میں چاندی کا آفتابہ تھا اور دوسرے کے ہاتھ میں سبز زمرد کی لگن تھی جو برف سے لبریز تھا پھر مجھے اپنے ساتھیوں کے درمیان سے پکڑا میرے سب ساتھی اپنے محلے کی جانب بھاگ گئے۔اس کے بعد ان تینوں میں سے ایک نے مجھے زمین پر نرمی سے لٹایا اور ایک نے میرے سینہ کو جوڑوں کے پاس سے ناف تک چیرا اور مجھے کسی قسم کا درد وغیرہ محسوس نہ ہوا۔اس کے بعد پیٹ کی رگوں کو نکالا اور اس برف سے اسے خوب غسل دیا، پھر اسے اپنی جگہ رکھ کر کھڑا ہو گیا۔دوسرے شخص نے اس سے کہا اب تم ہٹ جاؤ اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ کو میرے جوف میں ڈال کر میرا دل نکالا۔ میں اسے دیکھ رہا ہوں پھر اسے چیرا اور اس سے سیاہ لوتھڑا نکالا اور ایک روایت میں ہے سیاہ نکتہ کو نکالا اور اسے پھینک دیا اس نے کہا یہ شیطان کا حصہ ہے، پھر اسے اس چیز سے بھرا جو ان کے پاس تھی۔ایک روایت میں اسے کشبہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔اس کے بعد اپنے داہنے اور بائیں کچھ اشارہ کیا گویا وہ کسی چیز کو مانگ رہا ہے تو

انہوں نے ایک انگشتری نور کی دی جس کی نورانیت سے آنکھیں خیرہ ہوتی تھیں اس کے بعد میرے دل پر مہر لگائی۔ اور میرا دل نور سے لبریز ہو گیا، اور وہ نور نبوت و حکمت کا تھا پھر دل کو اپنی جگہ رکھ دیا تو میں اس مہر کی سردی و خوشی عرصہ دراز تک محسوس کرتا رہا۔ اسی طرح کے مواہب کے الفاظ ہیں کہ کہا:

فوجدت برد ذلك الخاتم فی صدری

ترجمہ...... تو میں نے اس مہر کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں پائی۔ اور روضۃ الاحباب کی عبارت میں اس طرح کہا گیا ہے کہ اس کی ٹھنڈک اور خوشی اب بھی اپنے جوڑوں اور رگوں میں پاتا ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹھنڈک کا پایا جانا تمام عمر مبارک تک رہا۔ (واللہ اعلم)

ایک روایت میں ہے کہ جب میرے احشاء کو پانی سے غسل دینے لگے تو دوسرے نے کہا کہ اولے کے پانی سے غسل دو تو پانی اور اولے دونوں سے غسل دیا۔ یہ روایت اس دعائے ماثورہ کے مناسب حال ہے جو آپ ﷺ کیا کرتے تھے کہ:

اللھم اغسل خطایای بماء الثلج والبر د

ایک روایت میں:

الماء الثلج والبر ہے

اس دعا سے مقصود حصول انواع طہارت ہے

اس کے بعد دوسرے نے کہا اٹھو تم اپنا کام کر چکے۔ پھر انہوں نے سینہ کے جوڑ سے ناف تک ہاتھ پھیرا اور وہ شگاف مل گیا۔ اس کے بعد مجھے آہستگی سے اٹھایا اور مجھے اپنے سینہ سے لگایا اور میری دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ اور کہنے لگے

اے خدا کے حبیب کچھ نہ پوچھو اگر آپ جانتے کہ آپ ﷺ کے لئے کیا کچھ خیر و خوبی ہے تو آپ ﷺ کی آنکھیں روشن ہو جاتیں اور آپ ﷺ خوش ہوتے۔ اس کے بعد وہ مجھے وہیں چھوڑ کر آسمان کی جانب پرواز کر گئے۔ اور میں ان کو دیکھتا رہا۔ حلیہ شریف کے بیان میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے سینہ وشکم مبارک پر اس جوڑ کے نقش ونشان کو سیدھی لکیر کی مانند دیکھا کرتے تھے۔

علماء فرماتے ہیں کہ غسل قلب، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ تمام نبیوں کے لئے عام ہے۔ ان میں جو شیطان کا حصہ ہوتا تھا دور کر دیا جاتا تھا۔

حضور اکرم ﷺ کا شق صدر بچپن کے زمانہ کے ساتھ (جبکہ آپ دائی حلیمہ سعدیہ کے یہاں تشریف فرما تھے) مخصوص نہیں ہے بلکہ متعدد مرتبہ شق صدر واقع ہوا ہے۔ ایک اس وقت میں جبکہ آپ ﷺ چھ سال کے تھے اور ایک روایت میں دسویں سال بھی آیا ہے۔ اور احادیث صحیحہ میں ثبوت کے ساتھ منقول ہے کہ شب معراج میں بھی واقع ہوا، اور بعض علماء نے خاص اسی ضمن میں تمام مرتبوں کو جمع کر کے رسالے لکھے ہیں اور فقیر نے بھی رسالہ لکھا ہے بنام ''رسالہ شق صدر''۔

حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ جب شق الصدر کا قضیہ پیش آیا تو میرے شوہر اور دوسرے لوگوں نے بھی مشورہ دیا کہ اس سے پہلے کہ آپ ﷺ کو کوئی گزند پہنچے بہتر یہی ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ کو ان کی والدہ ماجدہ اور ان کے جد امجد کے سپرد کر دینا چاہئے۔ حلیمہ سعدیہ بیان کرتی ہیں کہ اس کے بعد ہم حضور نبی پاک ﷺ کو لے کر مکہ مکرمہ کی طرف چل دیئے۔ جب ہم مکہ کے قرب و جوار میں پہنچے تو میں

حضور پاک ﷺ کو ایک جگہ بٹھا کر قضائے حاجت کے لئے چلی گئی جب واپس آئی تو حضور نبی پاک ﷺ کو اس جگہ موجود نہ پایا۔ بہت تلاش وجستجو کی مگر کوئی نام ونشان نہ پایا۔ ناامید ہو کر سر پر ہاتھ مار کر و محمداہ وا ولداہ کہہ کر پکارنے لگی۔ اتنے میں ایک بوڑھا شخص لاٹھی ٹیکتا میرے پاس آیا اس نے مجھ سے کہا اے سعدیہ! کیا بات ہے کیوں نالہء وشیون کر رہی ہو؟ میں نے کہا کہ میں نے محمد بن عبدالمطلب کو ایک مدت تک دودھ پلایا ہے۔ اب میں انہیں لے کر ان کی والدہ اور دادا کے سپرد کرنے آئی تھی۔ لیکن وہ مجھ سے گم ہو گیا ہے۔ بوڑھے نے کہا روؤ نہیں اور غم نہ کھاؤ، میں تمہیں اس کی رہنمائی کرتا ہوں جہاں وہ ہوں گے۔ اگر اس نے چاہا تو ممکن ہے کہ تمہیں ان تک پہنچا دے۔ میں نے کہا میری جان تم پر قربان! بتاؤ وہ کون ہے؟ بوڑھے نے کہا وہ بڑا بت ہے جس کا نام ہُبل ہے وہ بڑا مرتبہ والا ہے وہ جانتا ہے کہ تمہارا فرزند کہاں ہے۔ میں نے کہا خرابی ہو تیری! کیا تو نہیں جانتا اور تو نے نہیں سنا کہ اس فرزند کی ولادت کی رات میں بتوں پر کیا گزری تھی۔ وہ سب ٹوٹ کر اوندھے گر پڑے تھے۔ بوڑھا زبردستی مجھے ہُبل کے پاس لے گیا اور اس کا چکر لگوایا اور میرا مقصد اس نے بت کے سامنے بیان کیا تو ہُبل سر کے بل گر پڑا اور دوسرے تمام بت اوندھے ہو کر گر پڑے۔ ان کے خول سے یہ آواز آئی۔ اے بوڑھے ہمارے سامنے سے دور رہو اور اس فرزند جلیل کا ہمارے سامنے نام نہ لے۔ کیونکہ اس ذات مبارک کے ہاتھ سے ہماری ہلاکت، تمام بتوں کی تباہی اور تمام پجاریوں کی بربادی ہوگی۔ اس کا رب انہیں ہرگز ضائع نہ کرے گا۔ اور وہ ہر حال میں اس کا محافظ ہے۔

حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میں عبدالمطلب کے پاس

آئی۔ جب ان کی نظر مجھ پر پڑی فرمایا کیا بات ہے میں تمہیں فکرمند اور پریشان دیکھ رہا ہوں۔ اور ہمارا محمد ﷺ تمہارے ساتھ نہیں ہے؟ میں نے کہا اے ابوالحارث میں محمد ﷺ کو خوب اچھی طرح لا رہی تھی جب میں مکہ میں داخل ہوئی تو میں انہیں بٹھا کر قضائے حاجت کے لئے چلی گئی واپسی پر وہ غائب ملے۔ ان کی جستجو و تلاش میں بہت زیادہ سرگرداں رہی مگر کوئی خبر نہ پاسکی۔ یہ سن کر حضرت عبدالمطلب کوہ صفا پر تشریف لے گئے اور قریش کو آواز دی کہ اے آلِ غالب میرے پاس آؤ۔ جب تمام قریش جمع ہو گئے تو قریش نے کہا اے سردار! آپ کو کیا معاملہ درپیش ہے؟ فرمایا میرا فرزند محمد ﷺ گم ہو گیا ہے۔ اس کے بعد عبدالمطلب اور تمام قریش سوار ہو کر حضور نبی پاک ﷺ کی تلاش میں نکلے اور مکہ کی اعلیٰ و اسفل، ہر جگہ میں تلاش کیا مگر حضور نبی پاک ﷺ نہ ملے۔ اس کے بعد حضرت عبدالمطلب مسجد حرام میں آئے اور خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ اور بارگاہ الٰہی میں مناجات کی۔ یہاں آپ نے ہاتف غیبی کی آواز سنی کہ اے لوگو غم نہ کھاؤ کیونکہ محمد ﷺ کا خدا محافظ ہے۔ وہ آپ کو اپنی حفاظت سے کبھی دور نہ فرمائے گا۔ حضرت عبدالمطلب نے کہا اے ہاتف غیبی مجھے بتاؤ کہ محمد ﷺ کہاں ہیں؟ اس نے کہا تہامہ کی وادی میں ایک درخت کے نیچے تشریف فرما ہیں۔ حضرت عبدالمطلب وادی تہامہ کی جانب چل دیئے۔ راہ میں ورقہ بن نوفل ان کے سامنے آئے وہ بھی ان کے ہمراہ ہو لئے۔ یہاں تک کہ جب وادی تہامہ پہنچے تو دیکھا کہ حضور پاک ﷺ کھجور کے درخت کے نیچے تشریف فرما ہیں اور اس کے پتے چن رہے ہیں۔ حضرت عبدالمطلب نے پوچھا:

مَنْ اَنْتَ یَا غُلَامُ

﴿ترجمہ﴾......اے فرزند تم کون ہو؟

آپ ﷺ نے فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ حضرت عبدالمطلب نے کہا۔ میری جان تم پر قربان ہو، میں تمہارا دادا عبدالمطلب ہوں، اس کے بعد انہوں نے حضور پاک ﷺ کو سواری پر اپنے آگے بٹھایا اور خوش خوش مکہ مکرمہ لے آئے۔ اور بہت سا سونا اور بے شمار اونٹ صدقہ میں دیئے۔ اور حلیمہ سعدیہ کو قسم قسم کے انعام و اکرام سے مالا مال کیا۔ وہ اپنے قبیلہ کی جانب لوٹ گئیں۔

اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ اس گمشدگی میں کیا بھید تھا۔ بعض مفسرین آیت کریمہ:

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى

(پ ۳۰ سورۃ الضحیٰ)

کی یہی تفسیر کرتے ہیں۔ اور اسی طرح پر حلیمہ سعدیہ کا حضور پاک ﷺ کو لانے سے پہلے شق صدر کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ جب حلیمہ سعدیہ مکہ مکرمہ میں سیدہ آمنہ کے پاس حضور پاک ﷺ کو لے کر آئیں تو اس خیر و برکت کے پیش نظر جو آپ کے قدم مبارک سے پہنچی تھی ان کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کچھ عرصہ مزید حضور پاک ﷺ ان کے پاس تشریف فرما رہیں۔ چنانچہ سیدہ آمنہ سے کہا کہ چونکہ مکہ مکرمہ میں وبا پھیلی ہوئی ہے اس لئے میں انہیں اپنے قبیلہ میں واپس لئے جاتی ہوں۔ سیدہ آمنہ اس پر راضی ہو گئیں۔ حضرت حلیمہ حضور پاک ﷺ کو دوبارہ قبیلہ بنی سعد لے گئیں اس مرتبہ دو یا تین سال یہاں رہے اور اسی دوران شق صدر کا واقعہ ہوا۔

بی بی حلیمہ سعدیہ کے بعد ام ایمن نے حضور پاک ﷺ کی حفاظت و

ترجمہ...... اے میرے رب! میرے بھائی محمد کو ہمارے لئے سلامت رکھ یہاں تک کہ میں آپ کو جواں گھبرو دیکھوں۔

ثم اراہ سیدا مسودا
واکبت اعادیہ معا والحسادا

ترجمہ...... یہاں تک کہ میں آپ کو اپنی قوم کا سردار دیکھوں جس کی سب اطاعت کر رہے ہوں اے میرے رب! اس کے دشمنوں اور حاسدوں کو ذلیل ورسوا کر۔

واعطہ عزا یدوم ابدا

ترجمہ...... اور انہیں وہ عزت عطا فرما جو تا ابد باقی رہے۔

(السیرۃ النبویہ، احمد بن زینی دحلان، جلد اول صفحہ ۶۳)

حضرت حلیمہ بتاتی ہیں کہ حضور پاک ﷺ کی واپسی کے دو تین ماہ بعد ایک روز حضور پاک ﷺ ہمارے مکانوں کے عقب میں اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ بکریاں چرا رہے تھے کہ دوپہر کے وقت اچانک آپ کا بھائی دوڑا ہوا آیا وہ بہت گھبرایا ہوا تھا اس نے بتایا دو مرد جنہوں نے سفید لباس پہنا ہوا تھا میرے قریشی بھائی کے پاس آئے پکڑ کر اسے زمین پر لٹا دیا اس کے شکم کو چاک کر دیا میں اور میرا شوہر دوڑتے ہوئے آپ کی طرف لپکے ہم نے دیکھا کہ آپ کھڑے ہیں اور چہرہ مبارک کی رنگت زردی مائل ہے آپ کے باپ (رضاعی) نے آپ کو گلے لگا لیا اور پوچھا میرے بیٹے کیا ہوا آپ نے بتایا میرے قریب دو آدمی آئے جنہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور مجھے پکڑ کر زمین پر لٹا دیا۔ پھر میرے شکم کو چیر دیا اس میں سے کوئی چیز نکالی اور اسے باہر پھینک دیا پھر میرے پیٹ کو سی کر پہلے کی طرح کر دیا ہم دونوں

آپ کو اپنے ہمراہ لے کر واپس گھر آئے آپ کے باپ نے مجھے کہا اے حلیمہ! مجھے اندیشہ ہے کہ آپ کو آسیب کا اثر ہو گیا ہے ہمیں چاہئے کہ بچے کو اس کے گھر والوں کے پاس پہنچا دیں اس سے پہلے کہ آسیب کے اثرات ظاہر ہوں چنانچہ ہم آپ کو لے کر سیدہ آمنہ کے پاس پہنچ گئے ہمیں دیکھ کر سیدہ آمنہ گھبرا گئیں پوچھا خیر تو ہے۔ کل بڑے چاؤ سے لے گئیں تھیں اور آج واپس بھی لے کر آ گئی ہو۔ ہم نے کہا بخدا کچھ بھی نہیں ہوا ہم نے سوچا کہ جو ہمارا فرض تھا وہ ہم نے بڑی خوش اسلوبی سے ادا کر دیا اب بہتر ہے کہ ہم اس نونہال کو اس کے اہل خانہ کے حوالہ کر دیں اور اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جائیں۔ سیدہ آمنہ نے فرمایا مجھے سچ سچ بتاؤ کیا حادثہ رونما ہوا کہ تم نے اپنا ارادہ بدل لیا۔ آپ نے اصرار کیا تو حلیمہ بتانے پر مجبور ہو گئیں اور شق صدر کا واقعہ سنایا آپ نے فرمایا اے حلیمہ! کیا تمہیں یہ خوف ہے کہ میرے نور نظر کو شیطان کوئی اذیت پہنچائے گا۔ بخدا ہر گز نہیں۔ شیطان اس کے قریب بھی بھٹک نہیں سکتا تم دیکھو گی کہ میرے اس بچے کی نرالی شان ہو گی۔ اور میرا یہ بچہ آفتاب بن کر چمکے گا۔ حلیمہ! کیا میں اپنے بیٹے کے بارے میں تمہیں کچھ بتاؤں۔ بی بی حلیمہ نے عرض کیا ضرور بتایئے فرمانے لگیں۔

جب مجھے حمل قرار پایا تو عام عورتوں کی طرح نہ مجھے اس کا کوئی بوجھ محسوس ہوا نہ کوئی اور تکلیف محسوس ہوئی۔ حمل کے دنوں میں میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے اندر سے نور خارج ہوا جس کی روشنی میں مجھے شام کے محلات نظر آئے۔ ولادت کے وقت انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ٹیکے ہوئے تھے اور سر زمین کی طرف اٹھایا ہوا تھا اب اسے میرے پاس ہی رہنے دو میں خود اس کی خبر گیری کروں گی۔

رضاعت کا واقعہ ذکر کرنے کے بعد علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں:

وھذا الحدیث قدروی من طرق اخر وھو من الاحادیث المشھورۃ المتداولۃ بین اھل السید والمغازی

ترجمہ...... یہ حدیث مختلف طریقوں سے مروی ہے اور یہ ان احادیث میں سے جو سیرت نگاروں اور مغازی کے مصنفین کے نزدیک مشہور اور معروف ہیں۔

(السیرۃ النبویہ ابن کثیر جلد اول ص ۲۲۸)

نوٹ...... یہ واقعات ہم نے مختلف رسائل و کتب سے نقل کئے ہیں اسی لئے بعض واقعات میں تکرار ہو گیا ہے اس کے لئے ناظرین سے معذرت ہے۔

فقط والسلام

محمد فیض احمد اویسی غفرلہ

بہاولپور

ہماری دیگر مطبوعات

- تفسیر فیوض الرحمٰن اردو ترجمہ روح البیان
- عربی تفسیر فضل المنان
- الفیض الجاری فی شرح صحیح البخاری
- حدائق بخشش 13 جلدیں
- رسائل اویسیہ اول تا ششم
- احوال آخرت
- حیرت انگیز واقعات
- جامع کمالات سید المرسلین
- کشکول اویسی
- اویسی کا سفرنامہ انگلینڈ و حجاز
- ہدایۃ النحو
- جہنم سے بچانے والے اعمال
- جدید مسائل کے شرعی احکام
- ڈش اور کیبل کی تباہ کاریاں
- غم ٹال وظیفے
- مدینہ کے اہم واقعات اور مشہور مقامات
- لاعلمی میں علم
- علامات قیامت
- کنز الایمان پر اعتراضات کے جوابات
- فضائل سیدنا صدیق اکبر از کتب شیعہ
- امام حسین و یزید
- بدعات المسجد
- بدعات حسنہ کا ثبوت
- بچپن حضور کا
- اذان بلال
- راہ حق
- غوث اعظم سید ہیں
- فضائل فاطمۃ الزہراء
- علم المناظرہ مع اصول مناظرہ
- زور سے آمین کہنا کیسا؟
- حضرت عثمان کو برا کہنے والا کون
- امیر معاویہ پر اعتراضات کے جوابات
- جوانی کی بربادی
- حضور کا مردے زندہ کرنا
- تیرے منہ سے جو نکلی بات وہ ہو کے رہی
- ثبوت تبرکات
- اصلی اور نقلی پیر میں فرق

ناشر

سیرانی کتب خانہ

ماڈل ٹاؤن "بی" نزد سیرانی مسجد بہاولپور موبائل: 0321-6820890